چادر حیا

رائٹر

مالا کیانی

پردہ بوجھ نہیں، عزت ہے۔
یہ کمزوری نہیں، اللہ کی رضا کی طرف
ایک مضبوط قدم ہے۔
”

بابوں کی فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنفہ: مالا کیانی

شرعی پردہ عزت حیا اور اطاعت کا سفر

"یہ کتاب ہر اس بہن کے نام جو اپنی عزت حیا اور
پہچان کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے

مصنفہ کا تعارف

میں ایک عام سی لڑکی ہوں جس پر ربِ کریم نے اپنی خاص رحمت فرمائی اور مجھے لکھنے کی سعادت عطا کی۔ یہ میرے لیے فخر کی بات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے کہ اس نے میرے قلم کو دین اور بھلائی کے پیغام کے لیے منتخب فرمایا۔ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں اپنے الفاظ کے ذریعے دلوں تک وہ بات پہنچا سکوں جو شاید خاموشی میں دب جاتی ہے، اور لوگوں کے لیے خیر و ہدایت کا ذریعہ بن سکوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس چھوٹی سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے دوسروں کے لیے نفع بخش بنا دے۔ آمین۔

باب نمبر 1

شرعی پردہ کیا ہے

شرعی پردہ اسلام کا ایک نہایت اہم جامع اور حکمت سے بھرپور نظام ہے جو عورت کی عزت حیا شخصیت اور معاشرتی مقام کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ صرف ایک ظاہری لباس یا چادر کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل اسلامی طرزِ زندگی ہے. جس میں انسان کا اندازِ فکر طرزِ گفتگو، نگاہوں کی حفاظت اور معاشرتی رویہ سب شامل ہوتے ہیں۔ اسلام نے عورت کو جو بلند مقام عطا کیا ہے شرعی پردہ اسی مقام کی حفاظت اور مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ اسلام میں پردے کا مقصد عورت کو محدود کرنا نہیں بلکہ اسے محفوظ باوقار اور فتنوں سے پاک ماحول فراہم کرنا ہے۔ جب اسلام نے پردے کا حکم دیا تو اس کے پیچھے حکمت یہ تھی کہ معاشرے میں پاکیزگی قائم ہو، مرد و عورت کے درمیان غیر ضروری اختلاط ختم ہو اور انسانی تعلقات عزت و احترام کی بنیاد پر قائم رہیں۔ جہاں پردے کی حدود قائم ہوتی ہیں وہاں معاشرہ اخلاقی طور پر مضبوط ہوتا ہے اور جہاں یہ حدود ٹوٹ جاتی ہیں وہاں فتنہ بے حیائی اور بے سکونی جنم لیتی ہے۔

باب نمبر 1

شرعی پردہ کیا ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شرعی پردے کے اصول واضح طور پر بیان فرمائے ہیں۔ سورۃ النور میں ارشاد ہوتا ہے کہ مومن عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ اسی طرح سورۃ الاحزاب میں حکم دیا گیا کہ مومن عورتیں اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیا کریں تاکہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں اذیت نہ دی جائے۔ یہ دونوں آیات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ پردہ کوئی ثقافتی روایت نہیں بلکہ اللہ کا براہِ راست حکم ہے۔ شرعی پردے کی حقیقت صرف لباس تک محدود نہیں بلکہ اس کے کئی اہم پہلو ہیں۔ سب سے پہلے نگاہوں کا پردہ ہے یعنی عورت اپنی نظریں غیر محرم سے جھکا کر رکھے۔ دوسرا زبان کا پردہ ہے جس میں نرم مگر باوقار انداز اپنایا جاتا ہے اور غیر ضروری گفتگو سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ تیسرا جسمانی پردہ ہے جس میں عورت اپنی زینت اور جسم کو غیر محرم سے چھپاتی ہے۔ چوتھا رویے کا پردہ ہے جس میں عاجزی، وقار اور سنجیدگی شامل ہوتی ہے۔ یہ تمام پہلو مل کر مکمل شرعی پردہ تشکیل دیتے ہیں۔

باب نمبر 1

شرعی پردہ کیا ہے

شرعی پردہ عورت کو کمزور یا محدود نہیں کرتا بلکہ اسے عزت اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ایک باپردہ عورت جب معاشرے میں موجود ہوتی ہے تو اس کی پہچان اس کی حیا اور وقار ہوتی ہے نہ کہ اس کی ظاہری نمائش۔ پردہ دراصل ایک مضبوط دیوار کی مانند ہے جو عورت کو غیر ضروری نظروں فتنوں اور معاشرتی برائیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پردہ عورت کی شخصیت کو نکھارتا ہے۔ ایک باپردہ عورت نہ صرف اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہے بلکہ اپنے کردار سے دوسروں کے لیے بھی مثال بنتی ہے۔ اس کے اندر اعتماد، سکون اور وقار پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے حکم کی پیروی کر رہی ہوتی ہے۔ جو عورت اللہ کے حکم پر چلتی ہے اس کے دل میں ایک خاص قسم کا اطمینان اور روحانی سکون پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے پردے کو بوجھ نہیں بلکہ ایک نعمت قرار دیا ہے۔ یہ عورت کی شناخت ہے اس کا تحفظ ہے اور اس کی عزت کی ضمانت ہے۔ پردہ دراصل اس بات کا اعلان ہے کہ عورت اپنی قدر و قیمت کو پہچانتی ہے اور اپنی شخصیت کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔

باب نمبر 1

شرعی پردہ کیا ہے

آج کے دور میں جب فحاشی اور بے حیائی مختلف شکلوں میں عام ہو چکی ہے شرعی پردے کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ نہ صرف فرد کو محفوظ کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے کو اخلاقی زوال سے بچاتا ہے۔ جہاں پردہ ختم ہو جائے وہاں معاشرتی سکون بھی ختم ہو جاتا ہے، اور جہاں پردہ قائم رہے وہاں عزت احترام اور پاکیزگی قائم رہتی ہے

اگر کوئی لڑکی اپنی تصاویر بغیر ضرورت کے شیئر کرتی ہے یا غیر محرم مردوں سے چیٹنگ کرتی ہے تو یہ پردے کے خلاف ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی پرائیویسی اور حدود کا خیال رکھتی ہے تو یہ جدید دور کا پردہ ہے اور اگر وہ رب العالمین کی بنائی ہوئی حدود کو توڑتی ہے تو ساری زندگی بے سکونی اور بے چینی میں گزارتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ شرعی پردہ ایک مکمل اسلامی نظام ہے جو عورت کی ظاہری اور باطنی زندگی کو منظم کرتا ہے۔ یہ صرف لباس نہیں بلکہ دل نظر زبان اور عمل کی پاکیزگی کا نام ہے۔ یہ انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے اور معاشرے کو فتنوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ شرعی پردہ دراصل عزت حیا اور اطاعتِ الٰہی کا خوبصورت مجموعہ ہے جو ہر مسلمان عورت کے لیے باعثِ فخر ہے

باب نمبر 2

قرآن کریم میں پردے کا حکم

قرآن کریم صرف ایک کتاب نہیں بلکہ انسانیت کے لیے مکمل رہنمائی ہے۔ یہ وہ نور ہے جو زندگی کے ہر اندھیرے کو روشن کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو بہتر طور پر سمجھتے ہوئے ہر شعبے کے لیے واضح ہدایات دی ہیں اور انہی ہدایات میں سے ایک نہایت اہم حکم شرعی پردہ (حجاب) ہے۔ قرآن میں پردے کا ذکر کسی سختی یا پابندی کے طور پر نہیں بلکہ ایک رحمت حفاظت اور عزت کے نظام کے طور پر آیا ہے۔ یہ حکم عورت کو معاشرے میں ایک محفوظ باوقار اور قابلِ احترام مقام دینے کے لیے ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں..."

(النور: 31)

یہ آیت ایک مکمل طرزِ زندگی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ یہاں صرف لباس کی بات نہیں بلکہ نیت، نظر اور کردار سب کو پاکیزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے

باب نمبر 2

قرآن کریم میں پردے کا حکم

تواس آیت کا مفہوم یوں ہوگا کہ عورت کی اصل خوبصورتی اس کی ظاہری شکل نہیں بلکہ اس کی حیا اور پاکیزگی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ عورت اپنی عزت کو محفوظ رکھے اور خود کو ایسے ماحول سے بچائے جو اس کی شخصیت کو متاثر کرسکتا ہے۔ اگر ایک لڑکی کسی محفل یا بازار میں اس انداز سے موجود ہو کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں صرف اس کی ظاہری نمائش کی وجہ سے تو یہ اس حکم کی روح کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسلام اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ آپ اپنی نمائش کو ظاہر کرواور اگر وہ اللہ کے بتائے ہوئے حکم کے خلاف جائے گی تو ذلت اور رسوائی اس کا مقدر ہوگی

لیکن اگر وہ سادہ باوقار اور حیا کے ساتھ موجود ہو اپنی نگاہیں جھکی ہوئی رکھے اور غیر ضروری توجہ سے بچے تو وہ قرآن کے اس حکم پر عمل کررہی ہے۔ یقیناً ایسی عورتوں کو بہترین اجر دیا جائے گا

باب نمبر 2

قرآن کریم میں پردے کا حکم

{وَلَایَضرِبنَ بِاَرجُلِهِنَّ : اور زمین پر اپنے پاؤں زور سے نہ ماریں ۔}

یعنی عورتیں چلنے پھرنے میں پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ اُن کے زیور کی جھنکار نہ سُنی جائے ۔'' اسی لئے چاہیے کہ عورتیں بجنے والے جھانجھن نہ پہنیں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں ۔ اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ جب زیور کی آواز دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی اللہ تعالیٰ کے غضب کو لازم کرنے والی ہوگی ۔ پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے (اللہ کی پناہ) ۔

یہاں پردے کی ضرورت اور اہمیت کو آسانی کے ساتھ سمجھنے کے لئے ایک مثال ملاحظہ ہو، چنانچہ وہ مثال یہ ہے کہ اگر ایک پلیٹ میں مٹھائی رکھ دی جائے

باب نمبر 2

قرآن کریم میں پردے کا حکم

اور اسے کسی چیز سے ڈھانپ دیا جائے تو وہ مکھیوں کے بیٹھنے سے محفوظ ہو جاتی ہے اور اگر اسے ڈھانپا نہ جائے، پھر اس پر مکھیاں بیٹھ جائیں تو یہ شکایت کرنا کہ اس پر مکھیاں کیوں بیٹھ گئیں بہت بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ مٹھائی ایسی چیز ہے جسے مکھیوں کے تَصَرُّف سے بچانے کے لئے اسے ڈھانپ کر رکھنا ضروری ہے ورنہ انہیں مٹھائی پر بیٹھنے سے روکنا بڑا مشکل ہے، اسی طرح اگر عورت جو کہ چھپانے کی چیز ہے، اسے پردے میں رکھا جائے تو بہت سے معاشرتی مسائل سے بچ سکتی ہے اور عزت و ناموس کے لٹیروں سے اپنی حفاظت کر سکتی ہے اور جب اسے پردے کے بغیر رکھا جائے تو اس کے بعد یہ شکایت کرنا کہاں کی عقلمندی ہے کہ لوگ عورت کو تانک جھانک کرتے ہیں،

باب نمبر 2

قرآن کریم میں پردے کا حکم

اسے چھیڑتے ہیں اور اس کے ساتھ دست درازی کرتے ہیں کیونکہ جب اسے بے پردہ کردیا تو غیر مردوں کی فتنہ باز نظریں اس کی طرف ضرور اُٹھیں گی، ان کے لئے عورت کے جسم سے لطف اندوز ہونا اور اس میں تَصَرُّف کرنا آسان ہوگا اور شریر لوگوں سے اپنے جسم کو بچانا عورت کے لئے انتہائی مشکل ہوگا کیونکہ فطری طور پر مردوں میں عورتوں کے لئے رغبت رکھی گئی ہے اور جب وہ بے پردہ عورت کا جسم دیکھتا ہے تو وہ اپنی شہوت و رغبت کو پورا کرنے کے لئے اس کی طرف لپکتا ہے اگر دو خواتین ایک ساتھ چل رہی ہوں :

ایک بے ترتیب چمکدار اور جسم کو ظاہر کرنے والا لباس پہنے ہو

اور دوسری سادہ، ڈھیلا اور باوقار لباس میں ہو

تو معاشرہ خود بخود دوسری عورت کو زیادہ عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ یہ فرق صرف لباس کا نہیں بلکہ حیا اور قرآن کی پیروی کا ہے۔

باب نمبر 2

قرآن کریم میں پردے کا حکم

پردہ ایک اعزاز ہے بوجھ نہیں

قرآن کا پیغام یہ نہیں کہ عورت کو چھپا دیا جائے بلکہ یہ ہے کہ عورت کو محفوظ اور باوقار بنایا جائے۔ پردہ عورت کی آزادی کو ختم نہیں کرتا بلکہ اس کی عزت کو محفوظ کرتا ہے۔ قرآن کریم میں پردہ ایک ایسا خوبصورت نظام ہے جو عورت کو عزت تحفظ اور وقار عطا کرتا ہے۔ یہ حکم سختی نہیں بلکہ محبت اور حکمت پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ عورت ایک ایسے ماحول میں زندگی گزارے جہاں اس کی حیا محفوظ رہے اور اس کی شخصیت نکھر کر سامنے آئے پردہ دراصل یہ اعلان ہے "میں اللہ کے حکم کی پیروی کرتی ہوں اور اپنی عزت کی خود محافظ ہوں۔"

حیا ایمان کا حصہ ہے

بے حیائی ایمان کو کمزور کر دیتی ہے۔

باب نمبر 3

پردے کی حکمتیں

پردہ اسلام میں صرف ایک حکم نہیں بلکہ ایک عظیم حکمت ہے جس کے اندر عورت کی عزت، معاشرے کی پاکیزگی اور دلوں کی حفاظت پوشیدہ ہے۔ قرآن وسنت اور اسلامی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جب پردہ اپنایا گیا تو عزت ملی اور جب اسے چھوڑا گیا تو فتنے پیدا ہوئے۔ جیسے کہ بات کی جائے اگر حضرت فاطمہؓ کے حیا اور پردے جب وہ چلتی تھیں تو اس بات کا خاص خیال رکھتیں کہ ان کا انداز مکمل حیا والا ہو۔ ایک روایت کے مطابق وہ اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ ان کا جسم مکمل طور پر محفوظ رہے حتیٰ کہ ان کی چال بھی باوقار ہو۔ آج اگر کسی کو پردے کی دعوت دی جائے تو کہا جاتا ہے ذہن صاف ہونا چاہیے نہیں حضرت فاطمہؓ جن کی شان عظمتوں اور رفعتوں والی ہے جو آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی لخت جگر تھیں جب انہوں نے اللہ کے حکم پر اطاعت کی تو پھر میں اور آپ کون ہوتے ہیں یہ کہنے والے ذہن صاف ہونا چاہیے

باب نمبر 3

پردے کی حکمتیں

ایک لڑکی آج کے دور میں حضرت فاطمہؓ کی سیرت کو اپنائے تو وہ کبھی بے پردگی یا بے حیائی کی طرف نہیں جائے گی بلکہ اس کی شخصیت خود بخود ممتاز ہو جائے گی۔ حضرت عائشہؓ اور پردے کا احترام حضرت عائشہؓ نہ صرف علم کی عظیم شخصیت تھیں بلکہ پردے کی بھی بہترین مثال تھیں ایک واقعہ میں وہ بیان کرتی ہیں کہ جب وہ قافلے کے ساتھ سفر میں ہوتیں تو مکمل احتیاط برتی جاتی تھی تاکہ غیر محرم کی نظر نہ پڑے۔ اسلامی تاریخ مختلف واقعات سے بھری پڑی ہے. جس میں ہمارے لیے بہترین مثالیں ہیں اسلام میں عورت کی عزت اس کی موجودگی سے نہیں بلکہ اس کی حفاظت اور پردے سے ہے۔

میں اپنی عزت خود محفوظ رکھتی ہوں کیونکہ میرے رب نے مجھے قیمتی بنایا ہے۔

باب نمبر 3

پردے کی حکمتیں

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ اسلام کی ایک عظیم باحیا اور جلیل القدر صحابیہ تھیں جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی اور حضرت عائشہؓ کی بڑی بہن تھیں۔

ان کی زندگی حیا شرافت اور دین سے محبت کی ایک روشن مثال ہے۔ ایک مرتبہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے جو مکمل پردے کے معیار کے مطابق نہیں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف نہایت نرمی اور محبت سے توجہ فرمائی اور انہیں سمجھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کے وہ حصے ظاہر نہیں ہونے چاہییں اور آپ ﷺ نے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا تاکہ حیا اور پردے کی حدود واضح ہو جائیں۔ اس بات کا مقصد ہرگز سختی نہیں تھا بلکہ عورت کی عزت اور وقار کی حفاظت تھی۔

اس واقعے سے ہمیں یہ سمجھ آتا ہے کہ اسلام میں عورت کے لیے پردہ ایک انتہائی اہم اصول ہے. جس کا تعلق اس کی عزت پہچان اور حفاظت سے ہے۔

نبی کریم ﷺ ہمیشہ عورتوں کی بھلائی چاہتے تھے اور انہیں ایسے طریقے سکھاتے تھے جن سے وہ معاشرتی فتنوں سے محفوظ رہ سکیں۔ حضرت اسماءؓ نے بھی اس نصیحت کو قبول فرمایا اور اپنی زندگی میں حیا اور پردے کو اختیار کیا جس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ سچی مومن عورت وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کو دل سے قبول کرے۔

باب نمبر 3

پردے کی حکمتیں

حضرت اسماءؓ کا یہ واقعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ پردہ اسلام میں کوئی سختی نہیں بلکہ عورت کی عزت اور وقار کی ضمانت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ عورتوں کو ایسی تعلیم دی جو ان کی حفاظت اور بھلائی کے لیے بہترین ہو۔

اسلام میں عورت کے لیے حیا اور پردہ بہت اہم ہے
نبی کریم ﷺ عورت کی عزت اور حفاظت چاہتے تھے
لباس ایسا ہونا چاہیے جو جسم کی نمائش نہ کرے
بالغ ہونے کے بعد عورت کو اپنے پردے کا خاص خیال رکھنا چاہیے

باب نمبر 4

پردہ اور انسانی فطرت

اسلامی پردے کو سمجھنے کے لیے صرف احکامات کافی نہیں ہوتے بلکہ انسان کی فطرت (human nature) کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسے جذبات اور احساسات کے ساتھ پیدا کیا ہے جن میں کشش، توجہ اور تعلق کی خواہش شامل ہے۔ اسی لیے اسلام نے ایسا نظام دیا جو ان فطری جذبات کو قابو میں رکھ کر انسان کو غلط راستوں سے بچاتا ہے شرعی پردہ دراصل انسانی فطرت کو دبانے کا نام نہیں بلکہ اسے صحیح سمت میں چلانے کا طریقہ ہے انسان فطری طور پر خوبصورتی اور کشش کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے حدود قائم کیں تاکہ یہ توجہ غلط راستے پر نہ چلی جائے اگر کسی جگہ آگ کھلی ہو تو بچے اس کی طرف کھنچتے ہیں، لیکن اگر اسے ڈھانپ دیا جائے تو نقصان سے بچ جاتے ہیں اسی طرح پردہ انسان کے جذبات کو غلط استعمال سے بچاتا ہے۔

باب نمبر 4

پردہ اور انسانی فطرت

اسلامی تعلیم کے مطابق نظر دل کا دروازہ ہے ۔ جو چیز نظر میں آتی ہے وہ دل میں اثر کرتی ہے

اگر کوئی شخص بار بار غیر مناسب چیزیں دیکھے تو آہستہ آہستہ اس کے دل کی کیفیت بدلنے لگتی ہے لیکن اگر وہ اپنی نظر کو محفوظ رکھے تو دل بھی پاکیزہ رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ پردے میں نگاہوں کی حفاظت سب سے اہم اصول ہے جذبات اور کنٹرول

(Self-Control)

پردہ انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ ہر جذبہ فوراً پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ اسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اگر کوئی بچہ ہر چیز فوراً لینا چاہے تو وہ بے صبرا ہو جاتا ہے ، لیکن تربیت سے وہ انتظار کرنا سیکھ لیتا ہے ۔

اسی طرح پردہ انسان کو جذباتی طور پر مضبوط بناتا ہے ۔

باب نمبر 4

پردہ اور انسانی فطرت

اگر ہم معاشرے کا مشاہدہ کریں تو جہاں حدود نہیں ہوتیں وہاں مسائل بڑھ جاتے ہیں ایسے معاشرے جہاں حیا کمزور ہو جاتی ہے وہاں

تعلقات جلدی ٹوٹتے ہیں اعتماد کم ہوتا ہے

ذہنی دباؤ بڑھتا ہے جبکہ جہاں حیا اور پردہ ہوتا ہے وہاں

احترام بڑھتا ہے اعتماد مضبوط ہوتا ہے ماحول پر سکون رہتا ہے

انسان کا دماغ ہمیشہ غیر ضروری دباؤ سے متاثر ہوتا ہے۔ پردہ انسان کو ایک صاف اور محفوظ ماحول دیتا ہے۔ جو شخص ہر وقت دوسروں کی رائے توجہ اور approval کے پیچھے بھاگتا ہے وہ ذہنی دباؤ میں رہتا ہے۔ لیکن جو اپنی حدود میں رہتا ہے وہ ذہنی طور پر زیادہ پر سکون ہوتا ہے۔

باب نمبر 4

پردہ اور انسانی فطرت

اسلام کبھی بھی انسانی فطرت کے خلاف نہیں جاتا بلکہ اسے بہتر طریقے سے استعمال کرنا سکھاتا ہے پردہ اسی فطرت کو

کنٹرول کرتا ہے محفوظ بناتا ہے اور درست سمت دیتا

ہے

شرعی پردہ دراصل انسانی فطرت کی بہترین رہنمائی ہے۔ یہ انسان کو دبانے کے لیے نہیں بلکہ اس کو محفوظ باوقار اور متوازن بنانے کے لیے ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان اپنی فطرت کے ساتھ زندہ رہے مگر حدود کے اندر رہ کر۔ اصل خوبصورتی یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کا غلام نہ بنے بلکہ انہیں کنٹرول کرنا سیکھے

باب نمبر 5

پردے پر معاشرتی غلط فہمیاں اور ان کا علمی جواب

آج کے دور میں شرعی پردے کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ علم کی کمی یا مغربی نظریات کے اثر کی وجہ سے پردے کو غلط انداز میں سمجھ لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا پردہ عورت کی عزت حفاظت اور وقار کا ضامن ہے، لیکن معاشرہ اسے کبھی "پابندی" اور کبھی "کمزوری" سمجھ لیتا ہے۔

اس باب میں ہم انہی عام غلط فہمیوں کو سمجھیں گے اور ان کا علمی منطقی اور اسلامی جواب دیکھیں گے۔

1. غلط فہمی: پردہ عورت کو آزاد نہیں رہنے دیتا"

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پردہ عورت کی آزادی چھین لیتا ہے اسے محدود کر دیتا ہے اسلام میں آزادی کا مطلب بے لگام ہونا نہیں بلکہ حدود کے اندر محفوظ زندگی ہے۔ اگر کوئی قیمتی چیز کھلی جگہ رکھ دی جائے تو وہ جلد ضائع ہو جاتی ہے، لیکن اگر اسے محفوظ جگہ رکھا جائے تو وہ زیادہ دیر تک محفوظ رہتی ہے۔ اسی طرح پردہ عورت کو محدود نہیں کرتا بلکہ اسے محفوظ کرتا ہے۔

باب نمبر 5

پردے پر معاشرتی غلط فہمیاں اور ان کا علمی جواب

2. غلط فہمی : "پردہ صرف پرانی سوچ ہے"

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ پردہ صرف پرانے زمانے کی روایت ہے۔

پردہ کوئی کلچر نہیں بلکہ قرآن کا حکم ہے اور قرآن کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ جیسے سچ بولنا امانت داری اور انصاف آج بھی اچھے ہیں ویسے ہی پردہ بھی ہمیشہ کے لیے ایک اسلامی اصول ہے۔

3 غلط فہمی : "پردہ عورت کی تعلیم میں رکاوٹ ہے"

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پردہ تعلیم اور ترقی میں رکاوٹ بنتا ہے۔

اسلام نے کبھی علم سے نہیں روکا تاریخ میں بے شمار باپردہ خواتین اعلیٰ درجے کی عالمہ اور استادہ تھیں حضرت عائشہؓ اسلام کی عظیم عالمہ تھیں جن سے بڑے بڑے صحابہؓ علم حاصل کرتے تھے لیکن وہ حیا اور پردے کے ساتھ رہتی تھیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پردہ علم کی نہیں بلکہ بے حیائی کی رکاوٹ ہے۔

باب نمبر 5

پردے پر معاشرتی غلط فہمیاں اور ان کا علمی جواب

4. غلط فہمی : پردہ صرف خواتین کے لیے ہے"

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ پردہ صرف عورت پر فرض ہے۔
اسلام نے مردوں کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے اور حیا اختیار کرنے کا حکم دیا ہے قرآن میں پہلے مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں پھر عورتوں کو پردے کا حکم دیا گیا یہ ایک مکمل دو طرفہ نظامِ حیا ہے۔

5. غلط فہمی : "پردہ انسان کو پیچھے کر دیتا ہے

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ پردہ ترقی میں رکاوٹ ہے
ترقی کا تعلق پردے سے نہیں بلکہ کردار محنت اور نیت سے ہے۔
دنیا میں بہت سی کامیاب مسلم خواتین ہیں جو باپردہ بھی ہیں اور کامیاب بھی اصل فرق پردہ نہیں بلکہ مقصد اور محنت ہے۔

باب نمبر 5

پردے پر معاشرتی غلط فہمیاں اور ان کا علمی جواب

6. غلط فہمی : "پردہ صرف لباس ہے

بہت سے لوگ پردے کو صرف چادر یا لباس سمجھتے ہیں
پردہ ایک مکمل نظام ہے جس میں نظر گفتگو رویہ اور نیت سب شامل
ہیں اگر کوئی لڑکی مکمل عبایا پہن کر بھی غلط گفتگو یا رویہ رکھے تو وہ حقیقی
پردے کی روح سے دور ہے ۔

7. غلط فہمی : "پردہ عزت کم کرتا ہے"

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پردہ عورت کو چھپا دیتا ہے اس لیے اس کی
پہچان کم ہو جاتی ہے پردہ عزت نہیں چھپاتا بلکہ عزت کو محفوظ
کرتا ہے ہیرا اگر کھلا پڑا ہو تو اس کی قدر کم ہوتی ہے لیکن اگر اسے
محفوظ رکھا جائے تو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے ۔

باب نمبر 5

پردے پر معاشرتی غلط فہمیاں اور ان کا علمی جواب

پردے کے بارے میں زیادہ تر غلط فہمیاں علم کی کمی اور معاشرتی اثرات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ جب انسان قرآن و سنت کو سمجھ کر دیکھتا ہے تو تمام غلط تصورات ختم ہو جاتے ہیں۔ شرعی پردے کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیاں دراصل اسلام کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہیں۔ پردہ عورت کو محدود نہیں کرتا بلکہ اسے عزت تحفظ اور مضبوط شخصیت دیتا ہے۔ یہ کوئی روایت نہیں بلکہ ایک الٰہی نظام ہے جو انسان کی بھلائی کے لیے بنایا گیا ہے اصل حقیقت یہ ہے پردہ عورت کو چھپاتا نہیں بلکہ اسے محفوظ اور باوقار بناتا ہے۔

باب نمبر 6

کن لوگوں سے پردہ کرنا لازم ہے اور کن سے نہیں ؟

اسلام نے پردے کا نظام بہت واضح اور متوازن رکھا ہے ۔ اس میں نہ تو سختی ہے اور نہ ہی بے قاعدگی ، بلکہ ہر رشتے کے لحاظ سے حدود مقرر کی گئی ہیں ۔ ہر عورت کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کن لوگوں سے مکمل پردہ (یعنی غیر محرم سے پردہ) لازم ہے اور کن رشتوں میں پردے کی نوعیت مختلف ہے ۔

محرم کون ہیں

وہ مرد جن سے عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے جیسے

باپ بھائی بیٹا چچا ماموں سسر نواسہ

یہ وہ رشتے ہیں جن سے عورت کو مکمل پردے کی ضرورت

نہیں ہوتی لیکن حیا اور حدود کا خیال پھر بھی ضروری ہے

غیر محرم کون ہیں

غیر محرم وہ مرد ہیں جن سے نکاح ممکن ہے جیسے

کزن چچا ماموں خالہ کے بیٹے دفتر یا کام کی جگہ کے مرد

ہمسائے اگر رشتہ محرم نہ ہو اجنبی مرد

ان سب سے مکمل شرعی پردہ لازم ہے ۔

باب نمبر 6

کن لوگوں سے پردہ کرنا لازم ہے اور کن سے نہیں ؟

غیر محرم سے پردے کے اصول

غیر محرم سے پردہ صرف لباس نہیں بلکہ مکمل حدود کا نام ہے ڈھیلا اور باحیا لباس نگاہوں کی حفاظت نرم لہجے میں غیر ضروری بات نہ کرنا تنہائی (خلوت) سے بچنا بلا ضرورت میل جول نہ رکھنا اگر کوئی لڑکی اپنے کزن کے ساتھ بغیر ضرورت ہنسی مذاق اور آزادانہ گفتگو کرے تو یہ شرعی حدود کے خلاف ہے کیونکہ کزن محرم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ ضرورت کی حد تک باوقار انداز میں بات کرے تو یہ جائز ہے۔

محرم رشتوں کے ساتھ پردہ

محرم رشتوں کے ساتھ مکمل پردہ نہیں ہوتا لیکن حیا اور ادب ضروری ہے باپ کے سامنے سادہ اور باوقار رہنا بھائی کے ساتھ حدود اور احترام رکھنا محرم رشتوں میں بھی بے حیائی یا بے تکلفی سے بچنا

اسلام یہ نہیں چاہتا کہ محرم رشتوں میں بھی بے حیا رویہ پیدا ہو۔

باب نمبر 6

سسرال کے رشتے

سسرال میں کچھ لوگ محرم ہوتے ہیں اور کچھ غیر محرم۔ محرم سسر شوہر کے بیٹے (اگر پہلے سے ہوں تو) غیر محرم دیور جیٹھ نند کے شوہر دیگر مرد رشتہ داران سب سے مکمل پردہ ضروری ہے۔ دیور کے ساتھ آزادانہ گفتگو یا بے تکلفی اسلام میں مناسب نہیں کیونکہ وہ غیر محرم ہے۔

بچپن اور پردہ چھوٹے بچے (جو بلوغت کی عمر تک نہ پہنچے ہوں ان سے پردہ ضروری نہیں ہوتا لیکن جیسے ہی بچہ بالغ ہو جائے اس پر شرعی احکام لاگو ہو جاتے ہیں کام کی جگہ اور پردہ آج کے دور میں سب سے زیادہ مسئلہ دفتر اور کام کی جگہ پر ہوتا ہے۔

اصول: ضرورت کی حد تک بات باوقار انداز غیر ضروری قربت سے بچاؤ حدود کا خیال

اگر ایک لڑکی اپنے کولیگ سے صرف کام کی بات کرے تو یہ درست ہے، لیکن اگر باتیں غیر ضروری اور ذاتی ہو جائیں تو یہ حد سے تجاوز ہے۔

باب نمبر 6

اسلام کا توازن

اسلام نہ تو عورت کو مکمل طور پر گھر میں قید کرتا ہے اور نہ ہی اسے بے لگام چھوڑتا ہے بلکہ ایک متوازن نظام دیتا ہے۔

جہاں ضرورت ہو وہاں اجازت جہاں خطرہ ہو وہاں حد جہاں رشتہ ہو وہاں حیا

شرعی پردہ کا اصول بہت واضح ہے غیر محرم سے مکمل پردہ

محرم کے ساتھ حیا اور ادب ہر رشتے کی حدود کا خیال معاشرتی پاکیزگی کا تحفظ پردہ دراصل عورت کو محفوظ رکھنے کا نظام ہے، نہ کہ اسے محدود کرنے کا۔

باب نمبر 7

پردہ کیسے شروع کریں؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پردہ شروع کیسے کیا جائے

پردہ اپنانا صرف ایک فیصلہ نہیں ہوتا بلکہ ایک سفر ہوتا ہے۔ یہ سفر کبھی آسان ہوتا ہے اور کبھی اس میں دل کو آزمائشیں معاشرتی دباؤ اور لوگوں کی باتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جو عورت اللہ کی رضا کے لیے یہ راستہ اختیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں ایسا سکون ڈال دیتا ہے جو کسی اور چیز میں نہیں ملتا۔ یہ باب اسی لیے ہے تاکہ جو بہنیں پردہ شروع کرنا چاہتی ہیں وہ قدم بہ قدم سمجھ سکیں کہ کیسے آغاز کریں رکاوٹوں سے کیسے نمٹیں اور شادیوں و فنکشنز میں خود کو کیسے محفوظ رکھیں۔

پردہ شروع کرنے کا پہلا قدم : نیت کی اصلاح

پردہ کا پہلا قدم لباس نہیں بلکہ نیت ہے۔

جب دل میں یہ نیت بن جائے کہ "میں یہ سب اللہ کی رضا کے لیے کر رہی ہوں تو پھر ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی لڑکی صرف لوگوں کے کہنے پر پردہ کرے گی تو وہ جلد تھک جائے گی لیکن اگر وہ اللہ کے لیے کرے گی تو وہ ثابت قدم رہے گی۔

پردہ کیسے شروع کریں؟

2. آہستہ آہستہ آغاز کریں (Gradual Start)

اکثر لڑکیوں کو لگتا ہے کہ پردہ ایک دن میں مکمل کرنا ضروری ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تبدیلی آہستہ آہستہ بھی کی جا سکتی ہے۔ قدم بہ قدم طریقہپہلے ڈھیلا اور مناسب لباس پھر دوپٹے/اسکارف کا استعمال پھر مکمل حجاب/عبایا کی طرف جانا پھر رویے اور گفتگو میں اصلاح جیسے کوئی شخص سیڑھیاں ایک دم نہیں چڑھتا بلکہ قدم بہ قدم اوپر جاتا ہے اسی طرح پردہ بھی ایک تدریجی عمل ہے۔

3. لوگوں کی باتوں کا خوف (سب سے بڑی رکاوٹ)

اکثر لڑکیاں اس لیے پردہ نہیں کرتیں کہ
لوگ کیا کہیں گے؟ رشتہ خراب نہ ہو جائے دوست کیا سوچیں گے
لوگ ہمیشہ بات کرتے ہیں لیکن وہ باتیں وقت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی لڑکی پہلی بار حجاب کرتی ہے تو کچھ لوگ باتیں کرتے ہیں لیکن چند دن بعد وہی لوگ اس کی عزت کرنے لگتے ہیں۔

باب نمبر 7

پردہ کیسے شروع کریں؟

4. خوداعتمادی کیسے پیدا کریں؟

پردہ کرنے والی لڑکی کے لیے سب سے اہم چیز confidence ہے۔
اللہ پر بھروسہ رکھیں اپنی نیت مضبوط کریں خود کو یاد دلائیں کہ یہ عزت کا راستہ ہے
کمزوری کو طاقت میں بدلیں

5. شادیوں اور فنکشنز میں پردہ کیسے کریں؟

یہ وہ جگہ ہے جہاں اکثر لڑکیاں confuse ہو جاتی ہیں۔

1. لباس مکمل ڈھیلا اور با حیا لباس زیادہ چمک دمک سے بچاؤ جسمانی ساخت ظاہر نہ ہو میک اپ سادہ اور محدود
نمائش کے لیے نہیں بلکہ ضرورت کے مطابق

3. میل جول غیر محرم سے غیر ضروری بات نہ کریں
ہنسی مذاق اور لمبی گفتگو سے بچیں الگ جگہ بیٹھنے کی کوشش کریں

اگر شادی میں سب لڑکیاں فیشن میں ہوں اور ایک لڑکی سادگی اور حیا کے ساتھ ہو
تو وہی اصل میں سب سے زیادہ باوقار لگتی ہے۔

6. سوشل دباؤ کا حل

اکثر کہا جاتا ہے : "تم اتنا پردہ کیوں کرتی ہو؟"
خاموشی مسکراہٹ اور استقامت بہترین جواب ہیں۔
ایک درخت جب مضبوط ہوتا ہے تو ہوا اس کو ہلا نہیں سکتی اسی طرح
مضبوط نیت والی لڑکی لوگوں کی باتوں سے متاثر نہیں ہوتی۔

7. دوستوں اور ماحول کا اثر

اگر ماحول خراب ہو تو پردہ مشکل لگتا ہے لیکن اگر نیک صحبت ہو تو
آسان ہو جاتا ہے مشورہ اچھی صحبت اختیار کریں دین سے جڑی
لڑکیوں کے ساتھ رہیں
فضول محفلوں سے دور رہیں

8. پردہ آسان کیسے بنے

اللہ سے مدد مانگیں

چھوٹی کامیابیوں پر شکر کریں خود کو وقت دیں مایوس نہ ہوں

پردہ ایک دن کا فیصلہ نہیں بلکہ ایک زندگی بھر کا خوبصورت سفر ہے۔ جو عورت یہ راستہ اللہ کے لیے اختیار کرتی ہے اللہ اس کے دل کو نور، چہرے کو وقار اور زندگی کو سکون عطا کرتا ہے۔ پردہ شروع کرنا مشکل ضرور لگتا ہے لیکن ناممکن نہیں۔ نیت صاف ہو قدم آہستہ ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہو تو یہ راستہ آسان ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی باتیں عارضی ہوتی ہیں لیکن اللہ کی رضا ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

اصل کامیابی یہی ہے "میں نے اپنی عزت کو اللہ کے حکم کے مطابق محفوظ کرلیا۔"

باب نمبر 8

بارپردہ عورت کی شان عزت اور آخرت میں مقام

پردے کے موضوع پر یہ آخری باب دراصل ایک خلاصہ بھی ہے اور ایک پیغام بھی۔ جب انسان پردے کے مختلف پہلو سمجھ لیتا ہے تو آخر میں یہ سوال رہ جاتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہے؟ اس کی قیمت کیا ہے؟ اور اللہ کے ہاں اس کا مقام کیا ہوگا؟

اسلام میں باپردہ عورت کو صرف دنیا میں عزت نہیں دی گئی بلکہ آخرت میں بھی اس کے لیے عظیم مقام اور انعامات رکھے گئے ہیں۔ یہ پردہ دراصل ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کی زندگی کو بھی سنوارتا ہے اور اس کی آخرت کو بھی روشن کرتا ہے۔

باپردہ عورت کی دنیاوی شان

پردہ عورت کو معاشرے میں ایک خاص پہچان دیتا ہے وہ پہچان جو نمائش سے نہیں بلکہ حیا وقار اور سنجیدگی سے بنتی ہے

ایک باپردہ عورت جب معاشرے میں نکلتی ہے تو لوگ اس کے ساتھ احترام سے پیش آتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حدود کو واضح رکھتی ہے۔

باب نمبر 8

باپردہ عورت کی شان عزت اور آخرت میں مقام

ایک ہی محفل میں دو خواتین موجود ہوں
ایک ہر وقت توجہ حاصل کرنے کی کوشش میں ہو دوسری
خاموش باوقار اور سادہ ہو لوگ بعد میں یاد اسی دوسری کو رکھتے ہیں
کیونکہ وقار ہمیشہ دلوں میں جگہ بناتا ہے نمائش نہیں۔

باپردہ عورت کا دل کا سکون

دنیا میں سب سے بڑی نعمت "سکون" ہے، اور یہ سکون اکثر
اسی کو ملتا ہے جو اپنی حدود میں رہتا ہے
پردہ عورت کو دوسروں کی نظروں باتوں اور فیصلوں کی غلامی سے
آزاد کرتا ہے جو انسان ہر وقت لوگوں کی رائے پر جیتا ہے وہ کبھی
مطمئن نہیں ہوتا، لیکن جو اللہ کی رضا پر جیتا ہے وہ اندر سے پر سکون
رہتا ہے۔

باب نمبر 8

باپردہ عورت کی شان عزت اور آخرت میں مقام

باپردہ عورت اور آزمائشیں

یہ بھی حقیقت ہے کہ باپردہ عورت کو کبھی کبھی معاشرے میں تنقید کا
سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن یہی اس کے ایمان کی آزمائش ہے۔
جو عورت اللہ کے لیے پردہ کرتی ہے وہ وقتی تکلیف ضرور برداشت
کرتی ہے لیکن اس کے بدلے اسے دائمی عزت ملتی ہے
جیسے سونا آگ میں جل کر خالص ہوتا ہے ویسے ہی صبر اور استقامت
انسان کو مضبوط بناتے ہیں۔

اسلام نے باحیا اور فرمانبردار عورتوں کے لیے آخرت میں عظیم انعامات رکھے ہیں۔ قرآن وحدیث میں باربار نیک عورتوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے جو عورت اللہ کے حکم پر پردہ کرتی ہے، اپنی حیا کو محفوظ رکھتی ہے اور اپنے کردار کو پاکیزہ رکھتی ہے، اس کے لیے جنت میں عزت، سکون اور بلند درجات ہیں حیا صرف کپڑے کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل احساس ہے جو انسان کے دل میں اللہ کا خوف اور عزت پیدا کرتا ہے۔

باب نمبر 8

بایردہ عورت کی شان عزت اور آخرت میں مقام

اگر دل میں حیا ہو تو انسان خود بخود غلط بات غلط نظر اور غلط عمل سے بچ جاتا ہے باپردہ عورت کا اصل تعارف

اسلام میں عورت کا اصل تعارف اس کی خوبصورتی نہیں بلکہ اس کی حیا اور کردار ہے ایک عورت کی اصل پہچان اس کا چہرہ نہیں بلکہ اس کی سوچ اور عمل ہوتے ہیں دنیا کی وقتی اور آخرت کی دائمی عزت دنیا کی عزت وقتی ہوتی ہے لیکن اللہ کے ہاں ملنے والی عزت ہمیشہ باقی رہنے والی ہوتی ہے دنیا میں ملنے والی تعریف چند دن کی ہوتی ہے لیکن آخرت کی کامیابی ہمیشہ کے لیے ہے۔

پردہ دراصل ایک ایسا راستہ ہے جو عورت کو دنیا میں محفوظ باوقار اور پرسکون بناتا ہے اور آخرت میں کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ کوئی پابندی نہیں بلکہ ایک اعزاز ہے ایک تحفظ ہے اور ایک نورانی راستہ ہے۔ اصل خوبصورتی وہ نہیں جو لوگ دیکھتے ہیں بلکہ وہ ہے جو اللہ کے نزدیک قبول ہوتی ہے۔

باب نمبر 8

آخری بات

جو عورت اللہ کے حکم پر چلتی ہے وہ کبھی ہار نہیں جاتی

وہ دنیا میں بھی عزت پاتی ہے اور آخرت میں بھی سرخرو ہوتی ہے۔

پردہ دراصل یہ اعلان ہے میں اپنی عزت اللہ کے حوالے کرتی ہوں اور اسی میں میری کامیابی ہے۔"

الرَّزَّاقُ الخَالِقُ الجَبَّارُ

باب نمبر 9

اختتامیہ

الحمدللہ! آپ اس کتاب کے آخری صفحات تک پہنچ چکی ہیں۔ اگر آپ نے اس کتاب کو دل سے پڑھا ہے تو یقیناً آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ شرعی پردہ صرف ایک لباس یا ظاہری تبدیلی کا نام نہیں بلکہ یہ ایک سوچ ایک نظریہ اور اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہے۔

پردے کا سفر ہر عورت کے لیے ایک جیسا نہیں ہوتا۔ کسی کے لیے یہ آسان ہوتا ہے اور کسی کے لیے مشکل۔ کسی کو گھر والوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کسی کو دوستوں کی باتیں سننی پڑتی ہیں اور کسی کو اپنے نفس سے لڑنا پڑتا ہے۔ لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس قدم کو دیکھ رہا ہوتا ہے جو اس کی رضا کے لیے اٹھایا جائے۔

شاید آپ ابھی مکمل پردہ نہ کرتی ہوں شاید آپ اس سفر کے آغاز میں ہوں یا شاید آپ کئی سالوں سے پردے کی پابندی کر رہی ہوں۔ ہر حال میں مایوس نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ بندے کی نیت کوشش اور اخلاص کو دیکھتا ہے۔ اگر آپ ایک قدم اللہ کی طرف بڑھائیں گی تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے آپ کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔

یہ دنیا چند دن کی ہے یہاں کی تعریفیں تنقیدیں پسندیدگیاں اور ناپسندیدگیاں سب عارضی ہیں۔ لیکن اللہ کی رضا دائمی ہے۔ وہ لمحہ کتنا خوبصورت ہوگا جب ایک عورت اپنے رب کے سامنے حاضر ہوگی اور اس کا رب اس سے راضی ہوگا۔

باب نمبر 9

اختتامیہ

میری پیاری بہن! اگر کبھی پردے کے راستے میں مشکل پیش آئے اگر کبھی لوگوں کی باتیں دل کو زخمی کریں اگر کبھی آپ خود کو تنہا محسوس کریں تو یاد رکھیے کہ آپ یہ سب اللہ کے لیے کر رہی ہیں۔ اور جو کام اللہ کے لیے کیا جائے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

اپنی قدر پہچانیے۔ آپ محض ایک جسم نہیں ایک قیمتی روح ہیں۔

آپ کی عزت آپ کا زیور ہے آپ کی حیا آپ کا حسن ہے اور آپ کا ایمان آپ کی اصل پہچان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ اپنے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہماری لغزشوں کو معاف فرمائے ہمارے دلوں کو حیا اور تقویٰ سے بھر دے اور ہمیں دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین۔

باب نمبر 9

دعا

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنَا مِنۡ عِبَادِکَ الصَّالِحِینَ، وَارۡزُقۡنَا الۡحَیَاءَ وَالۡعِفَّةَ وَالثَّبَاتَ عَلَى دِینِکَ، وَاحۡفَظۡ بَنَاتِ الۡمُسۡلِمِینَ وَنِسَاءَهُمۡ مِنۡ کُلِّ فِتۡنَةٍ، وَاجۡعَلۡهُنَّ مِنۡ أَهۡلِ الۡجَنَّةِ. آمین.

ترجمہ :

اے اللہ! ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل فرما ہمیں حیا پاکدامنی اور اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما مسلمان بیٹیوں اور خواتین کو ہر فتنے سے محفوظ فرما اور انہیں جنت والوں میں شامل فرما۔ آمین۔

مؤلفہ

اگر اس کتاب کا ایک لفظ بھی آپ کے دل میں خیر پیدا کرے آپ کو اللہ کے قریب کرے یا پردے کی اہمیت سمجھنے میں مدد دے تو اپنے رب کے حضور میرے لیے ایک دعا ضرور کیجیے گا۔

مالا کیانی — دعا گو